دل تلوار سے نہیں خدائی تعلق سے فتح ہوتے ہیں

(فرمودہ یکم جنوری ۱۹۱۵ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

دنیا میں بہت سے مشکل کام بھی ہوتے ہیں اور بہت سے آسان بھی ہوتے ہیں لیکن تمام مشکل کاموں سے بڑا مشکل کام دلوں کو فتح کرنا ہوتا ہے کیونکہ دوسرے کے دل پر کسی کا قبضہ وتصرّف نہیں ہوتا- دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں جنہوں نے تلوار کے زور سے ملکوں کے ملک فتح کرلئے اور وہ فتوحات پر فتوحات کرتے چلے گئے لیکن کسی کو ان کامقابلہ کرنے کی طاقت نہ ہوئی لیکن باوجود اتنی فتوحات کے وہ دلوں پر قابض نہ ہوسکے اور وہ دلوں پر فتح نہ حاصل کرسکے- ذرا ان سے سستی ہوئی اور ادھر ملک میں بغاوت شروع ہوگئی- اگر بغاوت نہ بھی ہوئی تو بھی ان کے ماننے والوں نے ان کی اطاعت تلوار کے ڈر سے کی- لیکن اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں کی اطاعت لوگ تلوار کے ڈر سے نہیں بلکہ دل سے کرتے ہیں- بعض لوگ دنیا میں سچے دوست کی تلاش میں ہزاروں ہزار روپیہ خرچ کردیتے ہیں مگر انہیں کوئی سچا دوست نہیں ملتا- اور بعض انسانوں پر بعض لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن وقت پر وہ ان سے بے وفا ہوجاتے ہیں-

خدا کی حکومت دلوں پر ہے- دنیا کے لوگوں کی حکومت صرف جسموں پر ہے اس لئے جو آدمی خدا کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے خداتعالیٰ اس کے قبضہ میں دل دے دیتا ہے- دیکھو یا تو انسان ایسا کمزور ہوتا کہ ایک دل کا بھی اپنے قبضہ میں کرنا اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے- یا

پھر جب وہ خدا سے تعلق پیدا کرلے اور خدا کی طرف سے اسے کھڑا کیا جاوے تو ہزاروں ہزار دل اللہ تعالیٰ اس کے ماتحت کردیتا ہے۔ دنیا میں سلطنت کے لحاظ سے بڑے بڑے بادشاہ اور دولت مند امیر اور عالم، طاقت اور قوت کے لحاظ سے بڑے بڑے قویٰ اور عقل ودانش کے لحاظ سے بڑے بڑے عقلمند لوگ موجود ہیں لیکن باوجود ان تمام کے اگر دلوں پر کسی کو حکومت ملی تو تمام دنیا میں سے ہندوستان کے ایک گوشہ میں ایک گمنام بستی میں رہنے والے مرزا غلام احمد کو ملی۔ یہ کونسی طاقت تھی جس نے تمام دنیا میں سے ایک ایسے دل کو تلاش کیا جو گمنامی کے گوشہ میں تھا۔ وہ کوئی دولت مند نہ تھا، وہ مشہور عالموں میں سے نہ تھا، وہ دنیاوی بادشاہ نہ تھا، اس کا نام مشہور نہ تھا اور وہ دنیاوی دولت کے لحاظ سے بڑا نہ تھا لیکن آسمان سے آواز آئی کہ مَیں اب اس کو حکومت دیتا ہوں۔ جیسے گڈریے کی آواز پر بھیڑیں اس کے گرد جمع ہوجاتی ہیں اسی طرح خدا کی طرف سے ایک آواز آئی اور نیک دل رکھنے والے لوگ اس کے گرد جمع ہوگئے۔

کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی مگر اس کا کچھ بگاڑ نہ سکے بلکہ اپنا ہی نقصان کیا۔ اور کہنے والوں نے یہ بھی کہا کہ بس یہ سلسلہ اس کی (حضرت اقدس مسیح موعودؑ) کی زندگی تک ہے پھر یہ کھیل ختم ہوجائے گا اور یہ سلسلہ نابود ہوجائے گا لیکن خدا نے جس کی طرف سے وہ آیا تھا دشمنوں کو شرمندہ کیا اور بتلادیا کہ دلوں کی حکومت انسانوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور ہم تو زندہ ہیں۔ دشمن سلسلہ کی تباہی کے منتظر تھے لیکن خدا نے ان کی آنکھوں میں خاک جھونک دی اور بتلادیا کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ دشمنوں نے پھر کہا کہ ہم نہیں کہتے تھے کہ مرزا نے اپنے پاس مولوی چھپا کر رکھے ہوئے ہیں اور وہی سب کچھ کررہے ہیں۔ بس اب یہ سلسلہ مولوی نورالدین کی زندگی تک ہی ہے۔ ان کی آنکھ بند کرنے کی دیر ہے بس پھر تباہ ہوجائے گا۔ یہ بات صرف لوگوں کے دلوں میں نہ تھی بلکہ اسے اخباروں اور رسالوں میں بھی چھاپا گیا اور میں نے خود پڑھا کہ یہ سلسلہ بس مولوی صاحب کی زندگی تک ہے۔

دنیا میں کون سا انسان ایسا ہوسکتا ہے جو ہمیشہ کیلئے زندہ رہے۔ نبی کریم ﷺ جیسا عظیم الشان انسان فوت ہوگیا۔ اب تک مسیح ناصری کو لوگوں نے زندہ رکھا ہوا تھا، اسے بھی مسیح محمدیؑ نے آکر فوت شدہ ثابت کردیا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح بھی وفات پاگئے اور جیسا کہ

خدا نے پہلے بتلادیا تھا کہ "دشمن کا بھی ایک وار نکلا" [۱]۔ دشمنوں کو اب بھی موقع مل گیا اور انہوں نے خیال کیا کہ اب یہ جماعت بکھر جائے گی۔

ہندوستان میں دو قسم کے لوگ تھے' ایک وہ جو علماء و عوام کے طرف دار تھے اور دوسرے وہ جو انگریزی خوانوں کے حامی تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر لوگوں نے کہا کہ مولوی نورالدین (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) کے سبب سے یہ سلسلہ قائم تھا۔ لیکن جب وہ بھی رحلت فرماگئے تو لوگوں نے کہا کہ اس جماعت میں بعض انگریزی خواں ہیں انہی کے سہارے یہ سب کام ہوں گے۔ چونکہ خدا نے چاہا کہ اس زمانہ میں شرک مٹے اور توحید قائم ہو اور اسلام روشن ہو۔ دشمن نے چاہا کہ اپنے خیالات اور اپنے منہ کی پھونکوں کے ساتھ اس روشنی کو بجھادے لیکن خدا نے جس کی طرف سے یہ سلسلہ تھا اسے محفوظ رکھا اور دشمن ناکام ہوا۔ ان انگریزی خوانوں کو جن کے سہارے اس سلسلہ کا قائم رہنا سمجھا جاتا تھا خداتعالیٰ نے نکال کر پھر دکھا دیا کہ ہم اس کے قائم رکھنے والے ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ جماعت پر خطرناک زلزلے آئے لیکن اس خدا کی بنائی ہوئی عمارت پر کوئی غالب نہ آسکا اور یہ عمارت زلازل سے محفوظ رہی۔ یوں بھی تو تفرقہ دور ہوچکا تھا لیکن خداتعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر دکھلادیا کہ جماعت ٹوٹی نہیں بلکہ اور خداتعالیٰ نے اسے مضبوط کردیا۔ مجھے یہ یقین ہے اور غالباً یہ شائع بھی ہوچکا ہے خداتعالیٰ نے مجھے الہام کیا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا۔ وہ آگ بجھ گئی اور خداتعالیٰ اسے بجھاتا رہے گا اور کوئی تم میں تفرقہ نہیں ڈال سکے گا کیونکہ دلوں کی حکومت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے سورۃ فاتحہ اس لئے پڑھی ہے کہ اس کی ابتداء ہی اَلْحَمْدُلِلّٰہِ سے کی گئی ہے اور خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ [۲] تم اگر شکر کرو گے تو مَیں تمہیں بیش از پیش نعمتیں دوں گا اور تم پر ایک سے ایک بڑھ کر انعام کروں گا۔

تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو تو یہ جو کچھ تھوڑا سا تفرقہ رہ گیا ہے یہ بھی جلدی دور ہوسکتا ہے۔ وہ دن آتے ہیں اور وہ بعید نہیں ہیں صرف ایک دوسال اَور ہیں کہ یہ سب مشکلات دُور ہوجائیں گی۔ صرف دوسال مشکلات کے اَور ہیں اور جیساکہ مجھے معلوم ہوا ہے تیسرا سال ایسا آنے والا ہے کہ جماعت کے لوگ بڑی بڑی کامیابیاں دیکھیں گے۔ پس آؤ! سب مل کر دعا کریں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ [۳] - الٰہی! آپ بڑی خوبیوں والے ہیں۔

اَلرَّحْمٰن بڑے رحمان ہیں۔ ہم نے کیا کام کیا اور ہم نے کیا کیا۔ ہم کس طرح لوگوں کے دلوں سے کفر کو نکال سکتے تھے یہ سب آپ ہی کا رحم اور فضل تھا۔ اَلرَّحِیْم۔ اگر ہم نے کوئی کوشش کی تو آپ نے اس کا عمدہ سے عمدہ پھل دیا اور اسے ضائع نہیں جانے دیا۔ آپ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ [۴] ہیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ [۵]۔ پیچھے جو کچھ ہم نے کیا وہ آپ ہی کا فضل تھا کہ ہم نے کیا۔ آئندہ بھی ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں آپ ہی ہمیں مدد دیں تو ہم کچھ کر سکتے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ [۶]۔ آپ ہی ہماری رہنمائی کریں اور اپنے مقصود تک پہنچائیں۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [۷]۔ ہماری نظریں آپ ہی پر ہیں آپ کے پاس ہی صداقت ہے۔ ہم آپ سے صداقت کے طالب ہیں پس ہمیں صداقت دیجئے تاکہ ہم صادقوں کی راہ پر چلیں۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ [۸]۔ ایسا کبھی نہ ہو کہ آپ ہم پر ناراض ہوں۔ اور ناراض ہو کر ہم سے یہ نعمت چھین لیں اور نہ ہی ایسا ہو کہ ہم اسے چھوڑ دیں (اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ)۔

(الفضل ۷۔ جنوری ۱۹۱۵ء)

---

[۱] الحکم ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ + تذکرہ صفحہ ۶۱۲۔ ایڈیشن چہارم

[۲] ابراھیم:۸ [۳] الفاتحۃ:۲ [۴] الفاتحۃ:۴

[۵] الفاتحۃ:۵ [۶] الفاتحۃ:۶ [۷، ۸] الفاتحۃ:۷